السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کہ اختلاف مطالع کے باوجود چاند نہ دیکھنے، دیکھنے کی صورت میں ریڈیو تار کی خبر پر عید کرنا یا روزے رکھنا درست ہے یا نہیں؟ براہ کرم تفصیل قرآن وحدیث کے حوالوں سے روشنی ڈالئے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صوم وافطار کے معاملہ میں اختلاف کا مطالع کا مطلب یہ ہے کہ جس مقام پر دن رویت ہوئی ہے اورچاند نظر آیا ہے اس مقام رویت سے دور مشرق میں واقع مقام پر اس دن چاند نظر نہ آئے بلکہ ایک دن بعد نظر آئے۔ یعنی: دونوں مقاموں کی رویت میں ایک فرق ہوا گر ایک دن کا فرق نہ پڑتا ہو تو ایسے دونوں مقام متحد المطالع قرار پائیں گے۔ اور مغربی مقام کی رویت اس مشرقی مقام کے حق میں معتبر اورلازم ہوگی۔ اور ایک دن کا فرق ایک ماہ کی مسافت کی دوری پر پڑتا ہے میلوں سے اس کی تفریحی تحدید کچھ لوگوں نے پانچ سو میل کے ساتھ کی ہے۔ بنا بریں پاکستان کی رویت آزاد کشمیر کےلئے واجب التسلیم ہوگی بشرطیکہ اس رویت کی اطلاع آزاد کشمیر تک شرعی طریقہ پر پہنچے۔ پاکستان اور آزاد کشمیر کے درمیان اتنی دوری نہیں کہ دونوں کے مطالع مختلف واقع ہوتے ہوں۔

واضح ہوکہ ریڈیو سے رویت ہلال کا اعلان خبر ہے۔ شہادت اسطلاحی نہیں ہے۔ اس لئے اس میں شہادت مصطلحہ کا لحاظ نہیں ہوگا۔ ریڈیوں کی مطلقا اجمالی خبر کہ فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا کل عید منائی جائے گی قابل قبول نہیں ہے۔ اور صرف اس طرح کی خبر صوم یا افطار درست نہیں ہے۔

اس طرح ایک ہی مقام کی خبر کے مختلف شہروں کے ریڈیوں کا اعلان بھی قابل قبول نہیں ہے۔ ریڈیو کے جس اعلان اور خبر پر صوم یا افطار کا حکم دیا جائے اس کےلئے ضروری ہے کہ تفصیل ہو اور زمہ دار علماء کی طرف سے یا کم ازکم ان کی ذمہ داری کے حوالہ سے ہو کہ انہوں باضابطہ شرعی شہادت لے کر چاند ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ مثلا: کوئی متدین مسلمان ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان کرے کہ شہر کی فلاں ذمہ دار ہلال کمیٹی یاجماعت علماء یا قاضی شریعت (بتصریح نام قاضی یا ارکان کمیٹی یا علماء) نے ثبوت شرعی کے بعد یہ اعلان کرایا ہے۔ اس طرح کی صراحت وتفصیل کے ساتھ اعلان پر صوم افطار یعنی: عید ومنانا درست ہے۔

ریڈیو پر اعلان کرنے والا اگر کوئی متدین مسلمان نہ ہو بلکہ غیر مسلم ملازم ہو اور وہ کسی ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی بتصریح نام کے فیصلہ کا اعلان کرے تو بھی خبر قابل تسلیم اور قبول ہوگی اور صوم وافطار کا حکم درست ہوگا۔ جس طرح توپ کی آواز اور ڈھنڈورچی کے اعلان پر فقہاء صوم وافطار جائز قرار دیتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ ریڈیو کی خبر سن کر ہر شخص کو بطور خود فیصلہ کرنے کا اختیار نہ ہوگا کیوں وہ خبر کی شرعی حیثیت کو نہیں سمجھ پائے گا۔ اس لئے سننے والوں کا فرض ہوگا کہ اپنے یہاں کے ذمہ دار علماء کی طرف رجوع کریں۔ اور ان کے فیصلہ پر عمل کریں۔ یہ مسئلہ شرعا انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔

پاکستان کے ریڈیو کی خبر واعلان کا اعتبار وقت ہوگا جب اس کی اطلاع مذکورہ اصول اور احکام کے مطابق ہو مختلف ومتعدد شہروں کے ریڈیو الگ الگ خبر دیں کہ یہاں چاند دیکھا تو اس تعدد وخبر کی بنیاد پر غور کرکے فیصلہ کیا خبر شرعا مستفید ہے یا نہیں اور یہ اعلان قابل اعتبار ہے یا نہیں۔ علماء کا کام ہے۔ عوام کا فیصلہ قابل قبول نہ ہوگا۔

تار ٹیلیفون خط کی خبر صرف اس وقت معتبر ہوگی خصوصی انتظامات کے تحت متعدد جگہوں سے متعدد تار یا ٹیلیفون یا خطوط آئیں۔

اور علماء یہ محسوس کریں کہ ان سے ظن غالب پیدا ہوتا ہے تو اس بنیاد پر علماء کا فیصلہ قابل قبول ہوگا۔ واللہ اعلم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الصیام

صفحہ نمبر 168

محدث فتویٰ